بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ **اُصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

روز خداوند عالم ان اسرار کو جو میرے دل میں مخفی ہیں آشکارا کرے گا تب تم پہچانو گے مجھے، میرے یہ مکان خالی کرنے کے بعد اور میری جگہ میرے غیر کے آنے کے بعد (یعنی اعراف وصراط د کوثر وغیرہ پر مجھے پہچانو گے) اگر میں باقی رہا یعنی اس ضرب کے بعد زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا دلی میں خود ہوں گا اور اگر مر جاؤں تو فنا میری وعدہ گاہ ہے اور اگر میں معاف کردوں تو میرے لئے یہ عفو درجۂ قرابت ایزدی ہوگا اور تمہارے لئے نیکی، پس عفو کرو اور درگزر کرو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے پس لوگو حیرت کا مقام ہے ہر غفلت پر کہ اس کی اس پر حجت قرار پائی اور اس کی زندگی کا زمانہ بدبختی میں گزرا ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے جنھوں نے طاعت خدا میں کوتاہی نہیں کی اور برغبت عبادت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے عذاب نہ ہو، ہمارا نیکی کرنا اور بدی سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہے پھر امام حسنؑ سے فرمایا۔ ایک ضربت کے بدلے میں تم قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا اور زیادہ کرکے گناہ نہ کرنا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَقِيلِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَامِتُّ فَاقْتُلِ ابْنَ مُلْجَمٍ وَ احْفِرْ لَهُ فِي الْكُنَاسَةِ ـ وَوَصَفَ الْعَقِيلِيُّ الْمَوْضِعَ عَلَى بَابِ طَاقِ الْمَحَامِلِ مَوْضِعُ الشَّوَّاءِ وَالرَّوَّاسِ ـ ثُمَّ ارْمِ بِهِ فِيهِ، فَإِنَّهُ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علیؑ کو ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو قتل کرکے کوفہ کے کوڑے گھر میں دبا دینا۔

پینسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت امام حسین علیہ السلام پر

((بَابُ) ٦٥

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ (قَالَ الْكُلَيْنِيُّ) وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، إِذَا أَنَامِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً

ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلَىٰ أُمِّي عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنْ عَائِشَةَ مَا يَعْلَمُ اللهُ وَالنَّاسُ صَنِيعَهَا وَعَدَاوَتَهَا لِلهِ وَلِرَسُولِهِ وَعَدَاوَتَهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عليه السلام [وَ] وُضِعَ عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلَىٰ مُصَلَّىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ حُمِلَ وَ اُدْخِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا اُوقِفَ عَلَىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَهَبَ ذُو الْعُوَيْنَيْنِ(1) إِلَىٰ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوهُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ. فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً. فَقَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ، عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِي بَيْتِي وَيُهْتَكُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حِجَابُهُ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَدْخَلْتِ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ.

۱۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین علیہ السلام سے کہا۔ اے برادر میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مرجاؤں تو میرا جنازہ تیار کرنا، میرا رُخ قبرِ رسولؐ کی طرف کرنا تاکہ اُن سے اپنے عہد کو تازہ کروں پھر میرا رُخ والدہ گرامی کی قبر کی طرف کرنا، پھر مجھے بقیع میں دفن کردینا اور جان لو کہ مجھے عائشہ کی طرف سے وہ تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتاہے اور وہ لوگ بھی اس کی کارگزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہم اہلبیت سے جو عداوت ہے پس جب امام حسنؑ کا انتقال ہوگیا اور جنازہ تیار ہوا اور ان کو لے گئے مسجدِ رسول میں اس مقام پر جہاں آنحضرتؐ مُردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسینؑ نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبرِ رسول کی طرف چلے تو ایک ابلیس صفت نے جاکر عائشہ کو خبر کردی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ، قَالَ: يَا قَنْبَرُ! انْظُرْ هَلْ تَرَىٰ مِنْ وَرَاءِ بَابِكَ مُؤْمِناً مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام؟ فَقَالَ: اللهُ تَعَالَىٰ وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، قَالَ: ادْعُ لِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: هَلْ حَدَثَ إِلَّا خَيْرٌ؟ قُلْتُ: أَجِبْ أَبَا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلَىٰ شِسْعِ نَعْلِهِ، فَلَمْ يُسَوِّهِ وَخَرَجَ مَعِي يَعْدُو، فَلَمَّا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام: اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُكَ يَغِيبُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يَحْيَىٰ بِهِ الْأَمْوَاتُ وَيَمُوتُ بِهِ الْأَحْيَاءُ، كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَمَصَابِيحَ الْهُدَىٰ، فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهَارِ بَعْضُهُ أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ جَعَلَ وُلْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَئِمَّةً وَ فَضَّلَ

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَآتٰى دَاوُدَ ؑ زَبُوراً وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَا اسْتَأْثَرَ بِهِ مُحَمَّداً ﷺ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! إِنِّي
أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَإِنَّمَا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ الْكَافِرِينَ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «كُفَّاراً حَسَداً مِنْ عِنْدِ
أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ» وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَاناً يَا مُحَمَّدَ بْنَ بقرہ ۲/۱۰۹
عَلِيٍّ ! أَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ ؟ قَالَ : بَلٰى . قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاكَ ؑ يَقُولُ يَوْمَ
الْبَصْرَةِ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبَرَّنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَبَرَّ مُحَمَّداً وَلَدِي ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! لَوْ شِئْتُ
أَنْ اُخْبِرَكَ وَ أَنْتَ نُطْفَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَأَخْبَرْتُكَ ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ
عَلِيٍّ ؑ بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَمُفَارَقَةِ رُوحِي جِسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَعِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ
وِرَاثَةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَضَافَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي وِرَاثَةِ أَبِيهِ وَاُمِّهِ فَعَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ خِيَرَةُ خَلْقِهِ
فَاصْطَفٰى مِنْكُمْ مُحَمَّداً ﷺ وَ اخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً ؑ وَ اخْتَارَنِي عَلِيٌّ ؑ بِالْإِمَامَةِ وَ اخْتَرْتُ أَنَا
الْحُسَيْنَ ؑ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؑ : أَنْتَ إِمَامٌ وَأَنْتَ وَسِيلَتِي إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ
أَنَّ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هٰذَا الْكَلَامَ ، أَلَا وَ إِنَّ فِي رَأْسِي كَلَاماً لَا تَنْزِفُهُ الدِّلَاءُ وَ لَا
تُغَيِّرُهُ نَغْمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعْجَمِ فِي الرَّقِّ الْمُنَمْنَمِ(۱) أَهُمُّ بِإِبْدَائِهِ فَأَجِدُنِي سُبِقْتُ إِلَيْهِ سَبْقَ
الْكِتَابِ الْمُنْزَلِ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُّ بِهِ لِسَانُ النَّاطِقِ وَ يَدُ الْكَاتِبِ، حَتّٰى
لَا يَجِدَ قَلَماً وَيُؤْتَوْا بِالْقِرْطَاسِ حُمَماً(۲) فَلَا يَبْلُغُ إِلٰى فَضْلِكَ وَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ ، الْحُسَيْنُ أَعْلَمُنَا عِلْماً وَأَثْقَلُنَا حِلْماً وَأَقْرَبُنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَحِماً كَانَ فَقِيهاً قَبْلَ أَنْ
يُخْلَقَ وَقَرَأَ الْوَحْيَ قَبْلَ أَنْ يَنْطِقَ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِي أَحَدٍ خَيْراً مَا اصْطَفٰى مُحَمَّداً ﷺ ، فَلَمَّا اخْتَارَ
اللّٰهُ مُحَمَّداً ﷺ وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً وَاخْتَارَكَ عَلِيٌّ إِمَاماً وَاخْتَرْتَ الْحُسَيْنَ، سَلَّمْنَا وَرَضِينَا مَنْ [هُوَ]
بِغَيْرِهِ يَرْضٰى وَ [مَنْ غَيْرُهُ] كُنَّا نُسَلِّمُ بِهِ مِنْ مُشْكِلَاتِ أَمْرِنَا .

۲۔اس نے کہا کہ لوگ حسنؑ کا جنازہ لے کر آئے ہیں تاکہ رسول اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں اور وہ اسلام میں سب سے پہلی بی بی تھیں جو زین پر سوار ہوئیں اور انھوں نے کہا تم اے بنی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہوں گے اور اس کے اور رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہوگا۔

امام حسینؑ نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلوئے رسول میں ان کو جگہ دے چکیں جن کا قرب رسولؐ کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنابؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو قنبر سے فرمایا۔ دروازہ پر آل محمدؐ کے سوا کوئی اور تو نہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جا کر محمد حنفیہ کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین علیہ السلام نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند باندھے جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دوڑتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سُنے، جس سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مر جاتے ہیں۔ تم ظرفِ علم بنے رہو اور چراغ ہدایت دن کی روشنی بعض حصہ کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم کو امام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کی اور تم کو معلوم ہے کہ حضرت رسولِ خداؐ کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد بن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ کافر ہیں حسد کرتے ہیں اپنوں ہی سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد بن علی اللہ تعالیٰ تم پر شیطان کو قابو نہ دے۔ کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگِ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کہتے سُنا کہ جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چاہیئے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد بن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کر دوں اس وقت سے جبکہ تم بصورت نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے۔ اے محمد بن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسین نے فرمایا تھا میری وفات کے بعد (یہ) امام ہے میرے بعد، اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جس کو عطا کیا امام حسینؑ کو اللہ نے ان کے ماں باپ کی طرف سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ اے بنی ہاشم! تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔ پس بنی ہاشم میں سے اس نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور محمدؐ نے علی کو منتخب کیا اور امام حسنؑ نے فرمایا علی نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسینؑ کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد بن علی نے کہا، آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسولِ خدا تک پہنچنے کا۔ واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا۔ میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر پانی والے کنوئیں کی مانند ہے جس کا پانی کثیر ڈول کھینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوائیں گو نہیں پیدا کرتیں (یعنی کاش میں حسد کو اپنی طرف دیئے جانے سے پہلے مر جاتا، اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھے اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونیوالے نہیں۔)

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزیّن کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کر دوں، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتابِ خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسولؑ ان کو پڑھ چکے ہیں، بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کاتبوں کے قلم شکستہ، بلکہ وہ قلم کو ان کے فضائل کے لئے پاتے ہی نہیں اور لکھنے والوں نے اتنا لکھا ہے کہ کاغذ کا کوئی حصہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپؑ کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا محسنوں کو ایسا

ہی بدلہ دیتا ہے اور نہیں ہے قوت مگر جو اللہ دیتا ہے۔

حسینؑ نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول اللہ سے قریب کیا۔ امام حسین نقیہ ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو پڑھا ہے بولنے سے پہلے اگر خدا غیر میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد مصطفٰیؐ کو انتخاب نہ کرتا۔ خدا نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور انھوں نے علیؑ کا اور علیؑ نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسین کو انتخاب کیا ہم نے تسلیم کرلیا اور راضی ہوگئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے، ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انہی کو تسلیم کرلیا ہے۔

۳۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ (ع) يَقُولُ: لَمَّا احْتُضِرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (ع) قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَاأَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلَىٰ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَعَدَاوَتِهَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَعَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ (ع) [وَ] وُضِعَ عَلَىٰ سَرِيرِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَىٰ مُصَلَّىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّىٰ عَلَى الْحَسَنِ (ع)، فَلَمَّا أَنْ صَلَّىٰ عَلَيْهِ حُمِلَ فَأُدْخِلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَلَغَ عَائِشَةَ الْخَبَرُ وَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (ع) لِيُدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ۔ فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً۔ فَوَقَفَتْ وَ قَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَا يُهْتَكُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِجَابُهُ، فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَدْخَلْتِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَاعَائِشَةُ؛ إِنَّ أَخِي أَمَرَنِي أَنْ أُقَرِّبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُحْدِثَ بِهِ عَهْداً وَاعْلَمِي أَنَّ أَخِي أَعْلَمُ النَّاسِ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَعْلَمُ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتِكَ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتْرَهُ، احزاب/۵۳
لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ» وَقَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ حجرات
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ» وَ لَعَمْرِي لَقَدْ ضَرَبْتِ أَنْتِ لِأَبِيكِ وَ فَارُوقِهِ عِنْدَ ۹/۲
أُذُنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَعَاوِلَ، وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ

حجرات ۴۹/۳

أولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى، ولعمري لقد أدخل أبوك وفاروقه على رسول الله صلى الله عليه وآله بقربهما منه الأذى وما رعيا من حقه ما أمرهما الله به على لسان رسول الله صلى الله عليه وآله إن الله حرّم من المؤمنين أمواتاً ما حرّم منهم أحياء و تالله يا عائشة! لو كان هذا الذي كرهتيه من دفن الحسن عند أبيه رسول الله صلوات الله عليهما جائزاً فيما بيننا و بين الله لعلمتِ أنه سيدفن و إن رغم معطسك. قال: ثم تكلّم محمد بن الحنفية وقال: يا عائشة! يوماً على بغل ويوماً على جمل فما تملكين نفسك و لا تملكين الأرض عداوة لبني هاشم، قال: فأقبلت عليه فقالت: يا ابن الحنفية هؤلاء الفواطم يتكلمون فما كلامك؟ فقال لها الحسين عليه السلام: و أنّى تبعدين محمداً من الفواطم، فوالله لقد ولدته ثلاث فواطم: فاطمة بنت عمران بن عائذ بن عمرو بن مخزوم وفاطمة بنت أسد بن هاشم و فاطمة بنت زائدة بن الأصم بن رواحة بن حجر بن عبد معيص بن عامر، قال: فقالت عائشة للحسين عليه السلام: نحّوا ابنكم و اذهبوا به فإنكم قوم خصمون، قال: فمضى الحسين عليه السلام إلى قبر أمه ثم أخرجه فدفنه بالبقيع.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسنؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے امام حسینؑ سے فرمایا۔ اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مرجاؤں تو تم مجھے تجہیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رُخ کر دینا تاکہ میں اپنا عہد ان سے تازہ کروں، پھر میرا رخ میری والدہ ماجدہ کی طرف کر دینا پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسولؐ سے اور ہم اہلبیتؑ سے عداوت ہے جب امام حسنؑ کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے۔ کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسنؑ بن علیؑ کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلے عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا۔ تم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پردہ نہیں ہٹے گا۔ امام حسین علیہ السلام نے کہا۔ یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کے کر چکیں اور جنکو رسولؐ اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا۔ خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کریگا۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پدر بزرگوار رسولؐ اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسولؐ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کی تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسولؐ کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا (یعنی ابوبکر و عمر کو دفن کرا دیا) حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نبی کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے نیچا رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ سے امتحان لیا ہے تم نے ان دونوں کو رسولؐ اللہ کے پاس دفن کر دیا۔ حالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی۔ جب کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے زندوں پر۔ خدا کی قسم اے عائشہ دفن حسنؑ جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہونا ضروری ہوتا تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے۔

پھر محمد حنفیہ نے کہا۔ آپ ایک دن خچر پر سوار ہوئیں، ایک دن اونٹ پر۔ پس اس پر بھی اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مالک زمین بھی نہ ہوئیں یہ سن کر انھوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ یہ (امام حسینؑ) تو کوئی فاطموں سے نسبت رکھتے ہیں۔ مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسینؑ نے فرمایا تم محمد کو فواطم سے کیسے ہٹاتی ہو۔ واللہ ان کو تین فاطموں نے پیدا کیا ہے۔ فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب، فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ اور فاطمہ عامریہ نے۔

عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ، کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ پس امام حسین جنازہ کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

چھیاسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت علی بن الحسین علیہ السلام پر

(بَابٌ) ٦٦

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَىٰ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً وَوَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام مَبْطُوناً مَعَهُمْ لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ صَارَ وَاللهِ ذٰلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا يَا زِيَادُ؛ قَالَ: قُلْتُ: مَا فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ جَعَلَنِيَ